قادیانی جنرل پاکستان کا چیف مارشل لاء

ایڈ منسٹریٹر بنتے بنتے رہ گیا

از قلم: محمد حنیف ندیم

جناب بریگیڈیئر ریٹائرڈ عبدالرحمٰن صدیقی نے اپنے ایک مضمون میں مندرجہ ذیل انکشافات کیے ہیں۔

"١٦ دسمبر کو سقوط ڈھاکہ کا المیہ پیش آیا۔ ملک دولخت ہوا اور پورے ملک پر حسرت و یاس کے سیاہ بادل چھا گئے۔

بظاہر جنرل یحییٰ اپنی جگہ پر جمے بیٹھے تھے مگر حقیقت میں ان کے اقتدار کے ایوان کی دیواریں ہل چکی تھیں۔ ان کے خلاف قوم کے ساتھ ساتھ فوج میں بھی شدید جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ اب سب کی آنکھیں صرف ذوالفقار علی بھٹو پر لگی تھیں کہ وہ واپس وطن آئیں اور قوم کو سہارا دیں۔ خود پاک فوج اور فضائیہ کی اعلیٰ قیادت کا بھی یہی خیال تھا کہ ان حالات میں بھٹو صاحب کے علاوہ اقتدار اعلیٰ کسی اور فرد یا پارٹی کے حوالے کرنے کے متعلق سوچا تک نہیں جا سکتا تھا۔ ان کی وطن واپسی کے لیے ایک خاص طیارے کا بندوبست کیا گیا اور ٢٠ دسمبر کی علی الصباح وہ بخیریت راولپنڈی پہنچ گئے۔

اپنی آمد کے فوراً بعد بھٹو صاحب ایوان صدر پہنچے اور جنرل یحییٰ سے اقتدار کی فوری منتقلی کا مطالبہ کیا۔ بھٹو صاحب کے علاوہ وہاں جو دوسرے افراد موجود تھے' ان میں جنرل گل

حسن' ایئر مارشل رحیم' جنرل عبدالحمید خان (آرمی کے چیف آف اسٹاف اور جنرل یحیٰی کے دست راست) اور مسٹر مصطفیٰ کھر وغیرہ شامل ہیں۔

متعدد ثقہ شہادتوں کے مطابق جب بھٹو صاحب نے جنرل یحیٰی سے استعفیٰ طلب کیا تو موصوف نے پہلے تو سخت برہمی کا اظہار کیا۔ مگر بعد میں جب انہیں یقین ہو گیا کہ بات تمام ہو چکی ہے تو انہوں نے بڑی نرمی اور مصالحت کا انداز اختیار کر کے بھٹو صاحب کو اس شرط پر وزارت عظمیٰ کی پیشکش کی کہ انہیں آئینی صدر کی حیثیت سے رہنے دیا جائے جبکہ کل اختیارات وزیر اعظم کے پاس رہیں جب بھٹو صاحب نے ان کی اس پیشکش کو بھی سختی سے رد کر دیا تو جنرل موصوف نے بحیثیت سی این سی واپس جی ایچ کیو جانے کو کہا اور جب بھٹو صاحب ان کے استعفیٰ پر مصر رہے تو جنرل یحیٰی نے ریٹائرمنٹ کی صورت میں اپنی جگہ جنرل حمید کو سی این سی بنانے کا مشورہ دیا۔ اس پر بھٹو نے سخت برہمی کا اظہار کر کے جواب دیا کہ آپ کی جگہ کون لیتا ہے' کون نہیں لیتا' اس سے قطعی آپ کا کوئی واسطہ نہیں۔ بس آپ گھر تشریف لے جائیں۔

میرے راوی کے مطابق اس کے بعد دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہوئی مگر جنرل حمید کی بروقت مداخلت سے بات وہیں ختم ہو گئی۔ ان کا مشورہ یہ تھا کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ خود فوج اور اس کے افسر کیا چاہتے ہیں اور اس کا اندازہ وہ خود ان سے مل کر کریں گے۔ چنانچہ راولپنڈی اسٹیشن میں حاضر تمام افسروں کی میٹنگ کا بندوبست کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق یہ میٹنگ ہوئی۔ جنرل حمید نے افسروں سے خطاب کیا اور اس کے بعد جو اس میٹنگ کا حشر ہوا' وہ ایک علیحدہ داستان ہے اور سردست اس کی تفصیل کی نہ گنجائش ہے' اور نہ ہی موقع۔

بہرحال اس روز (۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء) دوپہر کی خبروں میں ریڈیو پاکستان نے بھٹو صاحب کے بحیثیت چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر مملکت کے تقرر کا اعلان کر دیا اور اس طرح ان کے اقتدار کا وہ سلسلہ جو دو فوجیوں یعنی جنرل اسکندر مرزا اور جنرل ایوب کے توسط سے تیرہ سال پہلے شروع ہوا تھا' اپنے نقطہ عروج کو پہنچ گیا۔ (جنگ کراچی' ص ۴' ۵ فروری ۱۹۸۹ء)

سب جانتے ہیں کہ جنرل عبدالحمید قادیانی تھا جسے جنرل یحیٰی خان فوج کا کمانڈر انچیف

بنانا چاہتے تھے۔ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یحییٰ خان کے ارد گرد قادیانیوں نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ سول میں اس پر مسٹر ایم ایم احمد مسلط تھا۔ یحییٰ خان کو اس پر اتنا اعتماد تھا کہ جب وہ شاہ ایران کی دعوت پر ایک روزہ دورے کے لیے ایران گئے تو مسٹر ایم ایم احمد کو قائم مقام صدر بنا گئے۔ جب وہ کرسی صدارت سنبھالنے کے لیے بذریعہ لفٹ جا رہے تھے تو اسلم قریشی نے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے زخمی کر دیا اور وہ بجائے منصب صدارت سنبھالنے کے ہسپتال پہنچ گئے اور اس طرح قادیانیوں کا حصول اقتدار کا خواب پورا نہ ہو سکا۔

ایم ایم احمد نے سقوط مشرقی پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور جب پاکستان اس عظیم سانحہ سے دوچار ہو گیا تو قادیانیوں نے باقی ماندہ پاکستان پر اقتدار حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لیے بھی یحییٰ خان کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد بھٹو مرحوم کا ملک میں آنا اور یحییٰ خان کا ان سے اصرار کرنا کہ جنرل حمید کو سی این سی بنا دو' اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ اس وقت فوج میں ۱۷ جنرل قادیانی تھے جو یحییٰ خان پر مسلط تھے۔ اگر جنرل حمید کمانڈر انچیف بن جاتے تو ظاہر ہے کہ وہی چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر بھی بن جاتے۔ اور پھر ملک میں وہ خون خرابہ ہوتا کہ الامان والحفیظ

ہمارا شروع دن سے ہی یہ موقف تھا کہ قادیانی کوئی مذہبی فرقہ یا جماعت ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی ٹولہ ہے جس کے عزائم یہودیوں کی طرح انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لیے حکمران طبقہ کو چاہیے کہ وہ اس ٹولہ کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئے اور فوراً ان کو کلیدی عہدوں خاص طور پر فوج جیسے اہم محکمہ سے نکالا جائے۔ موجودہ حالات میں جبکہ پورے ملک میں عصبیت اور نفرت کی آگ سلگ رہی ہے' اس ٹولہ کی کلیدی عہدوں سے علیحدگی انتہائی ضروری ہے۔

(ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی' جلد ۷' شمارہ ۳۹)